كلمة الحرمين

محمود مرزا جھلمی

صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کیلئے!

بیسویں صدی عیسوی اختتام پذیر ہو رہی ہے اور اکیسویں صدی کی آمد آمد ہے۔ بین الاقوامی سطح پر ہر ملک ترقی کی مسابقت میں شامل ہے۔ وطنِ عزیز پاکستان کے اربابِ اختیار دعویدار ہیں کہ ہم اکیسویں صدی میں بین الاقوامی برادری کے ساتھ برابری کی سطح پر داخل ہونا چاہتے ہیں۔ مسابقت کا میدان جدید ٹیکنالوجی، نت نئی ایجادات، ایٹمی تجربات، سائنسی تجربہ گاہیں، خلانوردی اور زندگی کے تقریباً ہر شعبہ سے متعلق امور مشتمل ہے۔ ظاہر ہے ہر شعبہ میں جدیدیت کی دوڑ میں دیگر جملہ عوامل کے ساتھ ساتھ سب سے اہم عامل کا کردار انسانی عقل و شعور ادا کر رہا ہے۔

اور اس عقل و شعور یعنی سوچنے، سمجھنے اور پھر عمل کر ڈالنے کی جرأتِ رندانہ اور صفتِ کاملہ کی بدولت ہی انسان دیگر تمام مخلوقات سے افضل کہلانے کا مستحق ہے۔ گویا جہاں انسان نے عقل و شعور کو استعمال کیا وہیں اس نے اپنے اشرف المخلوقات ہونے کے شرف کا اظہار کیا۔

اور اس شرف کے استعمال کے وقت کسی انسان، ملک یا ملت نے یہ کبھی گمان نہیں کیا کہ جو کچھ ہم کر رہے ہیں اور اپنی سماجی، سیاسی، اقتصادی، پیداواری، نجی اور قومی زندگی میں جو جو نئی تبدیلیاں لا رہے ہیں، نئے رجحانات اختیار کر رہے ہیں، جدید فارمولوں پر نہ صرف ایمان لا رہے ہیں، بلکہ انہیں درست گردانتے ہوئے عملی زندگی میں رائج بھی کر رہے ہیں۔ یہ سب کچھ نہ ہمارے اپنے بزرگوں نے کیا اور نہ ہی اس پر ان کے آباؤ اجداد "ایمان" رکھتے تھے۔ مگر ہم باپ دادا کے "رجحانات" اور "نظریات" سے کھلم کھلا "بغاوت" کر رہے ہیں۔

بلکہ ہم اپنی اس "بغاوت" پر نازاں و فرحاں ہیں، اور اسے "ترقی" کا نام دیتے ہیں، اور اسے انسان کی تخلیقی صلاحیتوں کی معراج گردانتے ہیں۔ بلاشبہ یہ انسانی ذہن کی وسعتوں کے جدید استعمال کا کمال ہے اور ہم بھی اسی "کمال" پر پوری نوعِ انسانی کی "خوشیوں" میں شامل ہیں۔

مگر ہم پورے عالمِ انسانیت، بالعموم عالمِ اسلام اور اہلِ پاکستان کی توجہ اس جانب مبذول کرانا چاہتے ہیں۔ اور یہ بات ہم سب کے لیے لمحہ فکریہ ہے کہ اس عارضی اور ناپائیدار چند روزہ زندگی کو بہتر سے بہتر بنانے کیلئے ہم انفرادی اور قومی سطح پر اپنے باپ دادا کے پیشوں کو چھوڑ رہے ہیں۔ ان کے نظریات، خیالات اور روایات سے بغاوت کر رہے ہیں۔ مگر کبھی ہم نے یہ بھی سوچا کہ اس چند روزہ دنیوی زندگی کے بعد ہم ایک طویل، دائمی اور نہ ختم

ہونے والی حیاتِ جاوداں کے سفر پر رواں ہونے والے ہیں، اوراس سفر پر روانگی کے پہلے "سنگِ میل" کا نام "موت" ہے۔اوراس "موت" پرآج تک کوئی انسان، کوئی قوم یا کوئی ملک اپنی تمام تر سائنسی ایجادات کے باوجود قابو نہیں پا سکا..... اور نہ ہی یقیناً قابو پا سکے گا۔ بہر حال اس جہان سے ہمیں دوسری زندگی کے سفر پر لازماً روانہ ہونا ہے۔ اور وہاں ہمیں موجودہ دنیوی زندگی کی طرح مادرپدر آزاد نہیں چھوڑ دیا جائے گا۔ وہاں ہمیں اس زندگی کے ایک ایک لمحہ کا حساب دینا ہوگا۔ اور اس میں کسی فقیر سے لیکر بادشاہ تک کے ساتھ کوئی رعایت نہ ہوگی۔اور اللہ کے حضور جوابدہی کے لیے کھڑا ہونا پڑے گا۔

اگر ہمارااس نظریے اور عقیدے پر ایمان ہے۔ تو پھر ہمارے لئے غور و فکر کا مقام ہے کہ ہم "اس جہان" کے آنے والے "امتحان" کے لئے کیا تیاری کر رہے ہیں، مگر بد قسمتی سے ہمارا رویہ اس بارے میں نہ صرف لاپروائی کا ہے ،بلکہ اس سے آگے عقل و شعور سے بھی بعید ہے۔ہماری سوچ فکر اور عمل کی سوئی اس بات پر اٹکی ہوئی ہے :

" کیا ہم باپ دادا کے نظریات، رجحانات اور عقائد کو چھوڑ دیں ؟ "

ہم ہر کس و ناکس کو دعوتِ غور فکر دیتے ہیں۔ کہ کیا صرف عقائد، مذہب اور آخرت کی جواب دہی کا میدان ہی باپ دادا کے دقیانوسی خیالات و نظریات کی تقلید کا پابند بنادیا گیا ہے ؟ نہیں! ہمارے ذی شعور برادرانِ اسلام !! غور و فکر کیجئے۔ باپ دادا کے "روایتی اثرات" کو اپنے دماغ کے نہاں خانوں سے صاف کیجئے۔

عقل و شعور کے انسانی شرف کا استعمال کیجئے۔باپ دادا کے "روایتی عقائد" کے "بند گنبد" سے باہر نکلئے۔

صرف اور صرف قرآن وحدیث کا مطالعہ کیجئے۔ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے پیغمبر آخر الزمان حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل فرمایا۔ جو آج ہمارے سامنے کتابی شکل میں ہر جگہ پر الحمد للہ لائبریریوں، دکانوں، گھروں اور اسلامی مدارس اور جامعات کے طالب علموں اور اساتذہ کے پاس میسر ہے۔ آگے بڑھئے، خود سوچئے، خود سمجھئے، خود مطالعہ کیجئے، اور ایک اور صرف ایک بات پر غور فرمایئے..... جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی ﷺ کے ذریعے امتِ محمدیہؐ تک پہنچا ہے، وہی اصل دین اور اصل اسلام ہے، اور اس اصل دین کے صرف اور صرف دو ہی ماٰخذ ہیں۔

"ایک اللہ تعالیٰ کا قرآن اور دوسرا رسول اللہ ﷺ کا فرمان"۔

پھر جو کچھ قرآن اور حدیثِ رسول ﷺ سے ثابت ہو جائے، اسے دین سمجھ لے اور اس پر ہی عمل کر لیجئے ان شاء اللہ العزیز یہ عارضی دنیا بھی سکون کی دولت سے مالامال ہو جائے گی۔اور آخرت کی دائمی زندگی میں بھی ان شاء اللہ تعالیٰ اللہ کی خصوصی رحمت اور حضور نبی کریم ﷺ کی شفاعت کی بدولت جنت الفردوس آپ کا مسکن ٹھہرے گی ۔

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں — یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں